OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

عصر حاضر میں وحدتِ امت کے لیے آں جناب ﷺ کے داخلی وخارجی معاہدات سے رہنمائی

Guidance for the Unity of Ummah in Modern times through the Internal and External Treaties of the Prophet

Kausar Muhammad Din

M Phil Institute of Islamic Studies University of the Punjab Lahore

Saba Maqsood

M Phil University of Management & Technology (UMT), Lahore

Abstract

This paper will investigate how the Prophet (PBUH) used to make Internal and external agreements with the Muslims in his time and how can today, Muslims, guided by these agreements, make the country a haven of peace? All these things will be explained in this study. Islam is a religion that promotes peace harmony and security at the national and international levels. For this purpose, Islam has laid down the principles of treaties and their observance which will be explained in this article. The aim of this article is to persuade the government to enter into agreements at the international level which do not harm the peace of the country. The all agreements of the Prophet (PBUH) are a guide line of all the human beings. The Holy Prophet (PBUH) made numerous agreements to create diplomatic state and good neighborly relations with neighboring tribes and countries of the Islamic state. For example, he integrated the Jews and Muslims into collective unity through Medina peace agreement. The Prophet (PBUH) accomplished the peace task and achieved the results which no war could have happened. There is no better proof that this agreement of the repudiation of war as an instrument of policy and of his honest love of peace. The methodology of this research paper is descriptive and an analytic.

Keywords: Guidance, Prophet, Treaties, Unity of Ummah

CC BY

تمہید

اسلام ایک آفاقی وعالمگیر دین ہے اور اس کے علمبردار حضرت محمد ﷺ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی پوری کائنات کے لیے ایک ایسا نمونہ ہے جو ہر لحاظ سے انسانی راہنمائی کے لیے اپنے اندر بے شمار پہلو رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کے پہلوؤں میں سے ایک پہلو آپ ﷺ کے داخلی وخارجی معاہدات کا بھی ہے یہ وہ معاہدات ہیں جن سے مسلمان قیامت تک کے لیے راہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ موجودہ دور میں مسلمان اپنے معاشی، معاشرتی، سیاسی، ساجی اور تہذیبی مسائل جنگ وجدل اور عداوت ومخاصمت کی بجائے باعزت طریقے سے معاہدات کے ذریعے حل کرسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات وحدت امت کی تشکیل کے لیے مینار نور کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو تمام جہانوں کے لیے قابل تقلید نمونہ قرار دیا ہے۔ عصر حاضر میں مسلم دنیا کو جو جو مسائل اور چیلنجز درپیش ہیں ان میں سے کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جس کی راہنمائی نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے نہ ملتی ہو۔ نبی کریم ﷺ کے معاہدات سے راہنمائی لیتے ہوئے عصر حاضر کے معاہدات کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا جائے گا اور اس سے پہلے لفظ "معاہدات" کی مختصراً وضاحت کی جائے گی۔

معاہدے کے لغوی معنی

عام طور پر معاہدہ کا لفظ "وعدے" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے معاہدہ کا لفظ باب مفاعلہ سے ہے جس کا مادہ ع۔ھ۔د ہے۔ وعدہ، عہد اور عقد معاہدے کے ہم معنی الفاظ ہیں۔ جن میں پختگی اور کسی کام کو پورا کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی جب کوئی کسی سے معاہدہ کرتا ہے تو وہ اسے پورا کرنے کا پابند ہو جاتا ہے۔ معاہدہ کا لفظ میثاق، وعدہ، ذمہ، حفاظت، امان اور وصیت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔[1] جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "وَأَوفُو بِالعَهدِ إِنَّ العَهدَ كَانَ مَسْولاً۔"[2] "اور وعدوں کو پورا کیا کروں بے شک وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" قرآن حکیم میں معاہدے کے لیے قول وقرار یا میثاق(وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا)[3]، حلف یا قسم(ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُم)[4]، ذمہ(لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً)[5]، اور العقد(يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ)[6] کے مترادفات استعمال ہوئے ہیں۔ اردو زبان میں معاہدہ کا لفظ ایسے وعدے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو دو گروہوں یا دو اشخاص کے درمیان تحریری صورت میں کیا جاتا ہے۔ اور انگریزی زبان میں معاہدے کے لیے لفظ Agreement استعمال ہوتا ہے۔

معاہدے کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی طور پر معاہدہ دو فریقوں یا دو افراد کے درمیان کسی مشترکہ مفادات کے لیے کسی بات یا چیز پر متفق ہو جانے کا نام ہے۔ فقہاء کرام نے الھدنۃ اور الموادعہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ شیخ رشید رضاؒ کے نزدیک دو فریقوں یا کسی دو افراد کے کسی چیز یا بات پر متفق ہو جانے کو معاہدے کہتے ہیں اس معاہدے کو اگر مزید باوثوق یا مستحکم بنایا جائے تو اسے میثاق کہا جائے گا اور اگر اسے قسم یا حلف کے ساتھ مستحکم کیا جائے تو حلف کہا جائے گا۔[7] امام محمدؒ کے نزدیک کسی خاص مدت کے لئے اہل حرب سے صلح کر لینے کو معاہدہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: "انھا موادعۃ المسلمین لاھل الحرب۔"[8] امام کاسانیؒ کے نزدیک موادعہ معاہدہ کے مترادف ہے جس کا مطلب جنگ بندی پر صلح کرنا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: "الموادعۃ ھی المعاھدۃ والصلح علی ترک القتال۔"[9] انگریزی زبان میں معاہدے کے لیے Agreement کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے اصطلاحی معنی دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے درمیان طے پا جانے والا تحریری وعدہ معاہدہ کہلاتا ہے۔

"A formal agreement between two or more states in reference to peace, alliance, commerce or other international relations."[10]

اور اسی طرح انگریزی زبان میں معاہدے کے لیے Treaty کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جس کا اصطلاحی معنی کچھ یوں ہے:

"A treaty is an agreement under international law enter into by actors in international law namely sovereign states and international organizations. Agreement, protocol, covenant, convention, pact, exchange of letters."[11]

مختصر یہ کہ معاہدہ دو فریقین کا کسی بھی مفاد کی خاطر سمجھوتہ کرنا، صلح اور جنگ بندی پر متفق ہو جانے کا نام ہے۔

معاہدات کی اقسام

معاہدات کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

تجارتی معاہدات: تجارتی معاہدات مختلف ممالک کے ساتھ بیرونی تجارے کا نظام قائم کرنے کے لیے طے کئے جاتے ہیں۔

سیاسی معاہدات: سیاسی معاہدات جنگ بندی کے لیے اور جنگ بندی کو روکنے کے لیے اور امن کے قیام کے لیے کئے جاتے ہیں۔

ذمی کا معاہدہ: یہ ایسے معاہدات ہوتے ہیں جو کسی بھی اسلامی ریاست میں رہتے ہوئے غیر مسلموں کے تحفظ کی خاطر کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے یہود قبائل کے ساتھ معاہدات کئے تھے۔[12]

معاہدہ جوار: یہ ایسے معاہدات ہیں جو کسی غیر مسلم حکومت سے امان اور مشترکہ مفادات کی خاطر کئے جاتے ہیں جیسا کہ مدینہ کے یہود سے کیا جانے والا میثاق کا معاہدہ۔[13]

معاہدہ حلف: یہ ایسے معاہدات ہیں جو جنگ کے دوران ایک دوسرے سے تعاون کے لیے کئے جاتے ہیں جیسا کہ صلح حدیبیہ میں بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف تھے۔[14]

معاہدے کی شرائط: معاہدے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

اہلیت: بین الاقوامی قانون کے تحت صرف بین الاقوامی تنظیمیں اور ریاستیں ہی معاہدات طے کر سکتی ہیں جبکہ اسلامی قانون کے مطابق کوئی بھی باشعور شخص معاہدہ طے کر سکتا ہے۔

باہمی رضامندی: فقہاء کرام کے نزدیک معاہدے کرنے والوں کی رغبت، نیت اور رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔

معاہدے کی تشکیل: بین الاقوامی سطح پر معاہدہ تحریر کرنے کے بعد جنرل سیکرٹریٹ کو جمع کرایا جاتا ہے جبکہ اسلام میں معاہدہ طے کرنے کے بعد اس کی تفصیل حاکم وقت کو بتائی جاتی ہے۔

معاہدہ واضح ہو: معاہدہ صریح الفاظ پر مشتمل ہو اس میں کسی بھی قسم کی کوئی ہیر پھیر نہ ہو۔

معاہدے کی تشریح: معاہدے کی تشریح پر فریقین کا متفق ہونا لازمی ہے۔

معاہدے کا مضمون: معاہدے کا مضمون ایسا ہو جس کا حصول ممکن ہو اور قانوناً جائز ہو۔

معاہدے کی مدت: معاہدے کی مدت کا تعین کرنا ضروری ہے۔

معاہدے کا اختتام: معاہدہ کی مدت ختم ہونے پر معاہدہ بھی ختم ہو جاتا ہے جبکہ عارضی معاہدے کو حاکم وقت مدت پوری ہونے سے پہلے بھی توڑ سکتا ہے۔[15]

معاہدات از روئے قرآن وحدیث

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر وعدوں کو پورا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور معاہدات کی پابندی کو لازمی امر قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: "وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا"۔[16] "اور اللہ تعالیٰ کے

عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو۔" نبی کریم ﷺ نے اہل شرک کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو بھی پورا فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے"الا من ظلم معاہدا او تنقصد اورکلفه فوق طاقته اواخذ منه بغير طيب نفسه فانا حجيجه يوم القينة۔"[17] "سن لو! جو بھی معاہدہ کرنے والے پر ظلم کرے گا یا اس کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ ڈالے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالے گا یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے گا تو میں قیامت کے دن مظلوم کی طرف سے مطالبہ کروں گا۔" فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو عہد شکنی سے منع فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے: "وفاء لا غدر"[18] "عہد کو پورا کرو بد عہدی نہ کرو۔" اسلام خیانت سے پاک عہد و پیمان کا حکم دیتا ہے۔ اور جنگ و امن میں معاہدات کی اجازت دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ۔"[19] "اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو انکی مدد کرنا تم پر فرض ہے لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس کا تم سے معاہدہ ہے۔" حالت جنگ میں جو لوگ صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو ایسی حالت کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان لوگوں کا ہاتھ تھامتے ہوئے ان سے صلح کر لی جائے اور معاہدہ طے کر لیا جائے تا کہ امن کو فروغ دیا جا سکے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ۔"[20] پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔ اسی طرح مزید قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ "وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ۔"[21] "اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ۔" اسلام امن کا داعی ہے اسلام میں متعدد مثالیں ہیں جن میں قیام امن کی خاطر معاہدات کئے گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت سے پہلے بھی عربوں کو باہم لڑائی جھگڑے سے روکا اور محبت و پیار کا درس دیا۔ اور قیام امن کے فروغ کے لیے معاہدات کئے۔ جیسا کہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حجر اسود کے مسئلے کو آپ ﷺ نے جس فہم و فراست سے طے کیا تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اب مندرجہ ذیل میں نبی کریم ﷺ کے معاہدات کی روشنی سے عصر حاضر کے معاہدات کو بیان کیا جائے گا تا کہ وحدت امت کی تشکیل میں آسانی ہو سکیں۔

معاہدہ حلف الفضول

نبی کریم ﷺ کی پوری حیات مبارکہ عرب معاشرے میں ظلم و تشدد اور فتنہ و فساد کے خلاف جدوجہد اور امن و سلامتی کے قیام کے لیے کوشاں رہی۔ نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے وقت عرب معاشرہ عرب معاشرہ اخلاق اور تہذیب و تمدن سے محروم، وحدت کی تشکیل، اور مرکزی حکومت کے نظم و نسق سے عاری طرز زندگی کا خوگر تھا۔ وہاں بے کسوں اور مسافروں کا استحصال ایک معمولی سے بات تھی۔ ایک مرتبہ قبیلہ زید کا ایک شخص تجارت کی غرض سے سامان تجارت لے کر مکہ آیا۔ تو مکہ میں عاص بن وائل نے اس سے سامان خریدا اور اسے اس کے سامان کی ادائیگی نہ کی۔ اس نے مکہ کے مختلف قبائل سے اس کی شکایت کی مگر کسی نے بھی اس کی داد رسی کی طرف توجہ نہ دی۔ آخر کار اس نے جبل ابی قبیس پر چڑھ کر داد رسی کی اس کی اس التجا کر پر کچھ نیک دل افراد اس کی مدد کے لیے تیار ہو گئے اور آپس میں ان افراد نے مظلومین کی حمایت اور تحفظ کے لیے ایک معاہدہ کیا جسے حلف الفضول کے نام سے ادکیا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کی اہم دفعات مندرجہ ذیل تھی۔ "لَنَكُونَنَّ مَعَ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يُؤَدَّى إِلَيْه حَقُّه مَا بَلَّ بَحْرٌ صُوْفَةً۔"[22] "جب تک دریا میں صوف بھگونے کی شان باقی ہے، ہم مظلوم کا ساتھ دیتے رہے گے۔ یہاں تک کہ اس کا حق ادا کیا جائے گا اور معاش میں بھی ہم اس کی غم خواری اور خبر گیری کرتے رہے گے۔" عرب تاریخ میں اس معاہدہ کو افضل اور بابرکت معاہدہ قرار دیا جاتا ہے۔ حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں: "وَكَانَ أَشْرَفَ

حِلْف كَا نَ قَطُّ۔"[23]"اور یہ معاہدہ تاریخ کا سب سے قابل احترام معاہدہ تھا۔" مسلم دنیا کو بھی چاہیے کہ وہ وحدت امت کی تشکیل کے لیے ایسے معاہدات کریں جن کا مقصد اس معاہدہ کے پیش نظر مظلوم افراد کی دادرسی اور ظالم کو ظلم سے روکنا ہو۔

میثاق مدینہ کا معاہدہ

میثاق مدینہ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کا اولین معاہدہ امن تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد سب سے پہلا معاہدہ مدینہ کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے کیا اور انہیں ایسی تعلیمات دی کہ جسے بقائے باہمی کا نمونہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس میں داخلی طور پر امن وامان کے قیام اور خارجی جارحیت کی صورت میں تمام فریقوں کی طرف سے متحدہ مدافعت کا معاہدہ کیا گیا۔ اس معاہدے میں شامل یہودیوں کے جان ومال کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا گیا جیسا کہ معاہدہ کی ایک شق یہ ہے:"وَإِنَّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُودَ فإِنَّ لَهُ النَّصْرَ وَالأُسْوَةَ غَيرَمَظْلُومينَ وَلَا مُتَنَا صِرِينَ عَلَيْهِمْ۔"[24]"اور یہود میں سے جو بھی ہمارے معاہدے پر عمل درآمد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی اور اس کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے گا۔ ان یہود پر ظلم اور ناانصافی ممکن نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے خلاف کسی دشمن کی مدد کی جائے گی۔" نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے کے تحت نہ صرف مدینہ کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک سیاسی وحدت میں بدل گئے۔[25] بلکہ وہاں رائج سیاسی انتشار سیاسی استحکام میں بدل گیا۔ میثاق مدینہ میں تمام ریاستی طبقات کے ساتھ بقائے باہمی، برداشت اور احترام وقار کا سلوک روا رکھنے پر آپ ﷺ کے اعلیٰ ظرف اور معتدل مزاج قیادت کا تصور ابھرا۔ اس سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ دیگر مذاہب کے ساتھ مل کر آج بھی وحدت امت کی تشکیل اور امن امان کے قیام کے وسیع تر مقصد کے لیے بقائے باہمی کا معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ میثاق مدینہ کی رو سے عصر حاضر کے مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ اگر انہیں دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر بھی وحدت امت کی تشکیل کرنا پڑے یا حکومت بنانا پڑے تو وہ ایسا کر سکتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے یہود سے مل کر ریاست مدینہ قائم کی تھی۔ لیکن عصر حاضر میں دنیا کے کئی حصوں میں مسلمان ایسا کرنے پر مجبور ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے ریاست میں امن وآشتی کی فضا اور وحدت امت کی تشکیل کرنے کے لیے ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس معاہدے سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ پڑوسی کو اپنی جان کی مانند سمجھنا چاہیے، اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے اور نہ ہی اس کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا چاہیے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں اپنے پڑوس یہودیوں سے حسن سلوک کر کے امن وسلامتی کی فضا قائم کی تھی اسی طریقے کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کو بھی اپنی ریاست میں امن وسلامتی کی فضا قائم کرنی چاہیے تاکہ امت ایک وحدت کی صورت میں ابھر سکے۔

قبیلہ جہینہ کا معاہدہ

مدینہ منورہ سے تین منزل کے فاصلے پر قبیلہ جہینہ آباد تھا۔ ہجرت کے سات ماہ بعد نبی کریم ﷺ نے اس قبیلے کے ساتھ معاہدات کئے۔ اور ان میں سے قبیلہ بنو الربعہ اور قبیلہ بنو زرعہ کے لیے یہ طے ہوا کہ ان لوگوں کو ان کے جان ومال میں امان ہے اور جو قبیلہ ان قبیلوں کے ساتھ جنگ کرے گا یا ان پر ظلم کرے گا اس کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی۔[26] اور اسی طرح اس قبیلے کی دیگر شاخوں مثال کے طور پر قبیلہ بنو حرقہ، قبیلہ بنو شیخ، قبیلہ بنو جرمز بن ربیعہ، وغیرہ کے لیے بھی امن نامے تحریر کئے گئے۔[27] نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے گردونواح میں آباد ان قبائل کے ساتھ اس وجہ سے معاہدات کئے تھے کیونکہ قریش کی طرف سے مسلمان کو خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ جیسا کہ قریش نے مسلمانوں کو کہا تھا کہ "تم مغرور نہ ہونا کہ مکہ سے تم بچ کر نکل آئے ہو ہم یثرب آکر تمہارا استیاناس کر دیں گے۔"[28] اس لیے نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی سیاسی طاقت میں اضافے کے لیے ان قبائل کے ساتھ معاہدات کر لیے تاکہ قریش پر مسلمانوں کو رعب طاری ہو سکے۔ عصر حاضر میں مسلم دنیا کو بھی چاہیے

کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ان معاہدات کی رو سے اپنی سیاسی طاقت میں اضافہ کے لیے اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی امن امان کے معاہدات طے کرلیں تاکہ اُن کے مخالفین پر ان کا رعب طاری ہوسکے۔

معاہدہ ابوا

ابوا کا مقام تجارتی گزرگاہ کے حوالہ سے اہم حیثیت رکھتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے یہاں آباد قبیلہ بنو ضمرہ کے سردار فحشی بن عمرو ضمری کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کا متن کچھ یوں ہے:"وكتب رسول الله ﷺ لنبى ضمرة بن بكر بن عبدالله :أنهم آمنون على أموالهم وأنفسهم، وأن لهم النصر على من دهمهم بظلم و عليهم نصرا لنبیﷺ ما بل بحر صوفة إلا أن يحاربوا فى دين الله وأن النبى إذا دعاهم أجابوه عليهم بذمة الله ورسوله، ولهم النصر على من بر منهم واتقى۔"[29] "یہ تحریر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنی ضمرہ بن بکر بن عبد کے نام ہے۔ اور اس بات پر ان کے ساتھ معاہدہ ہے کہ ان کی جانیں اور ان کے اموال محفوظ ہونگے اور ہر وہ شخص جو ان پر ظلم کرے گا اس کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی۔ اور اسی طرح ان لوگوں پر نبی کریم ﷺ کی مدد کرنا بھی واجب ہوگا جب تک کہ سمندر سیپ کو گیلا کرتا رہے البتہ دینی جنگ ان کی مدد سے مستثنیٰ رہے گی اور اس بارے میں ان پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ یہ لوگ اس وقت تک مدد کے مستحق رہے گے جب تک یہ نیکی کے کام کرتے رہے گے اور برائیوں سے بچتے رہے گے۔" نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے سے عصر حاضر کے مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ ایک مضبوط فلاحی ریاست کے لیے آپس میں ایسے معاہدات طے کریں جن کو رو سے وحدت امت کی تشکیل ممکن ہوسکے۔ اور معاہدہ میں شامل دونوں فریقین مشکل میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی ضمرہ بن بکر سے معاہدہ قائم کیا تھا اور ایک مضبوط ریاست قائم کی تھی۔

معاہدہ بواط

نبی کریم ﷺ نے امن کے قیام کی خاطر کوہ بواط میں آباد لوگوں سے بھی معاہدہ کیا تھا کہ یہ بھی میثاق مدینہ میں شامل ہیں اور میثاق مدینہ کی دفعات کے پابند ہیں۔[30]

قبیلہ بنو اشجع سے معاہدہ

قبیلہ بنو اشجع کا تعلق بنو غطفان سے تھا۔ ان کا ایک وفد مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ان سے ایک معاہدہ طے فرمایا جس میں یہ تحریر ہوا:"هذا ماحالف عليه نعيم بن مسعود بن رخيلة الأشجعى، حالفه علي النصر والنصيحة، ماكان أحد مكانه مابل بحر صوفة۔"[31] "یہ وہ حلفی معاہدہ ہے جو نعیم بن مسعود بن رخیلہ الاشجعی نے کیا ہے کہ انہوں نے مدد اور خیر خواہی پر اس وقت تک کے لئے حلفی معاہدہ کیا ہے جب تک کوہاحد اپنے مقام پر رہے اور سمندر ایک بال کو بھی تر کرسکے۔" بنو غطفان چونکہ ایک سرکش قبیلہ تھا یہ قبیلہ مسلمانوں کے خلاف تھا اور قریش کا اتحادی تھا۔ ان کو مصالحت پر آمادہ کرنا مسلمانوں کے لیے ایک اہم حیثیت رکھتا تھا نبی کریم ﷺ نے اس معاہدے کے ذریعے انہیں مصالحت پر آمادہ کرلیا۔ یہ معاہدہ مسلمانوں کے امن کے لیے بہت بڑی کامیابی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے بنو غطفان سے یہ معاہدہ قائم کرکے اُن کے فساد سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کرلی۔ اس معاہدے کے پیش نظر عصر حاضر کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے مخالف ممالک کے ساتھ معاہدہ امن طے کرلیں تاکہ وہ ان کے شر سے محفوظ رہتے ہوئے ایک بہترین اور پرامن ماحول کو قائم کرتے ہوئے وحدت امت کی تشکیل کرسکیں تاکہ ریاست امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔

قبیلہ بنو غفار کا معاہدہ

اس قبیلہ کا تعلق بنو ضمرہ سے تھا اور یہ قبیلہ ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کی وجہ سے معروف تھا۔ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے زمانے میں اس قبیلے کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق و فرائض کے حوالے سے معاہدہ کیا۔[32]

صلح حدیبیہ کا معاہدہ

معاہدات نبوی ﷺ میں صلح حدیبیہ کا معاہدہ اہم حیثیت کا حامل ایک معاہدہ ہے کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان یہ معاہدہ ۶ ہجری میں طے پایا تھا۔[33] نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ سے معاہدہ حدیبیہ کیا جس کی ایک شق یہ تھی کہ دونوں فریقین میں دس برس تک جنگ نہیں ہوگی۔ امام طبری لکھتے ہیں کہ "اصْطَلَحَا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَنِ النَّاسِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ۔"[34] "دونوں فریقین اس بات پر صلح کرتے ہیں کہ دونوں میں دس سال تک جنگ نہیں ہوگی اور اس دوران لوگ امن و سلامتی سے رہے گے اور انہیں ایک دوسرے کے ظلم سے بھی بچایا جائے گا۔" دوسرے الفاظ میں یہ معاہدہ عدم جارحیت کا معاہدہ تھا۔ اور اس معاہدے یعنی معاہدہ حدیبیہ سے راہنمائی لیتے ہوئے ہم عصر حاضر میں ملکی خوشحالی اور وحدت امت کی تشکیل کے لیے کسی بھی غیر مسلم ملک سے جنگ نہ کرنے اور تجارتی و معاشرتی تعلقات قائم رکھنے کے لیے معاہدہ کر سکتے ہیں۔

عصر حاضر بعض انتہا پسندوں کا کہنا ہے کہ پاکستان بھارت سے کوئی بھی معاہدہ نہیں کر سکتا کیونکہ ہندوں پر کسی صورت بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ منفی سوچ معاہدہ حدیبیہ اور تعلیمات نبوی کے خلاف ہیں۔ قرآن حکیم اس حوالے سے حکم دیتا ہے کہ "وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ۔"[35] "اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تُو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ۔" اس آیت مبارکہ سے عصر حاضر کے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ جب بھی کوئی غیر مسلم مسلمانوں کے ساتھ صلح کا ہاتھ بڑھائے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان کی اس پیشکش کو وحدت امت کی تشکیل اور امن و سلامتی کی خاطر قبول کر لیں تاکہ ملک میں اتحاد یکجہتی کی فضا پروان چڑھ سکے۔ مندرجہ ذیل میں کچھ ان معاہدات کا ذکر کیا گیا ہے جو نبوی معاہدات کی تعلیمات سے عاری تھے اور ان معاہدات کے منفی نتائج مرتب ہوئے۔ اگر نبی کریم ﷺ کے معاہدات کی روشنی سے کشید کرتے ہوئے مسلم دنیا اپنے معاہدات طے نہیں کرے گی تو پھر کسی بھی صورت امن و سلامتی کی فضا قائم نہیں ہو سکے گی۔ گزشتہ دہائیوں میں ہونے والے معاہدات سے بھی یہی نتیجہ نکلا تھا کہ وہ سب معاہدات امن امان کو قائم کرنے سے قاصر تھے جیسا کہ سلطنت عثمانیہ کے درمیان ۱۹۱۳ کا معاہدہ لندن، ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک کے معاہدات، جنگ عظیم دوم کے دوران اٹلی، جرمنی، جاپان اور دوسری طاقتوں سے ہونے والے معاہدات، جنیوا کا ۱۹۸۷ کا تخفیفِ اسلحہ کا معاہدہ، ۱۹۸۸ء کا جنیوا امن معاہدہ، فلسطینی اسرائیلی معاہدات، پاک بھارت امن معاہدات، اور اس طرح کے دیگر معاہدات، ان سب معاہدات میں لالچ، فریب، جھوٹ اور بدنیتی کے بے شمار مظاہر ملتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان معاہدات سے منفی اثرات مرتب ہوئے تھے۔

عصر حاضر کے مسائل جیسا کہ مسئلہ کشمیر، مسئلہ فلسطین، مسئلہ چیچنیا، اور بوسنیا کا مسئلہ ان سب مسائل کو اگر سیرت النبی ﷺ کے معاہدات کی روشنی سے کشید کرتے ہوئے طے کیا جائے تو ان معاہدات کے مثبت اثرات مرتب ہو سکیں گے اور مسلم دنیا بھی امن امان کا گہوارہ بن جائے گی۔

معاہدہ خزاعہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف بنا اور بنو بکر قریش کا حلیف بنا۔[36] نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے سے عصر حاضر کی مسلم دنیا یہ رہنمائی لے سکتی ہے کہ جب ایک ریاست کا کسی دوسری ریاست سے معاہدہ ہو اور اس معاہدے میں کوئی تیسری ریاست بھی شریک ہونا چاہے تو وہ اس معاہدہ میں شریک ہو سکتی ہو اور اسے بات کا بھی اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی سے

جس فریق کے ساتھ چاہے معاہدہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ معاہدہ خزاعہ میں ہوا تھا۔ عصر حاضر میں ریاستی امن وامان کی خاطر عموما چھوٹے ملک بڑے ممالک سے اس طرح کے معاہدات کرتے رہتے ہیں جیسے کے نیٹو، سیٹو اور سینٹو معاہدات ہیں۔[37]

معاہدہ خیبر

یہودیوں کی اکثریت خیبر میں آباد تھی جو مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں قریش سے کم نہ تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی دشمنی کے سدباب کے لیے ان سے معاہدہ طے کر لیا۔ تاکہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔[38] نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے سے عصر حاضر کے مسلمانوں کے لیے یہ تطبیق نکلتی ہے کہ مسلمانوں کو اُن ممالک سے جن سے شر کا خطرہ ہو اُن سے امن کا معاہدہ طے کر لینا چاہیے تاکہ وحدت امت کی تشکیل میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو اور ملک میں امن و سلامتی کی فضا پھیل سکے۔

معاہدہ نجران

نبی کریم ﷺ نے ۱۰ ہجری میں اہل نجران سے معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کا متن کچھ یوں ہے: "ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد النبى رسول الله على أنفسهم وملتهم وأرضهم وأموالهم وغائبهم وشاهدهم وعيرهم وبعثهم وامثلتهم لا يغير ماكانوا عليه ولا يغير حق من حقوقهم وامثلتهم لا يفتن أسقفيته ولا راهب من رهبانية ولا واقه من وقاهية على ماتحت أيديهم من قليل أو كثير وليس عليهم رهق ولا دم جاهلية ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ أرضهم جيش من سأل منهم حقا فبينهم النصف غير ظالمين ولا مظلومين بنجران ومن أكل منهم ربا من ذى قبل فذمتى منه بريئة۔"[39] "نجران اور ان کے اطراف کے باشندوں کی جانیں، ان کا مذہب، ان کی زمینیں، ان کا مال انکے حاضر و غائب، ان کے وفد، ان کے قاصد، ان کی مورتیں، اللہ کی امان اور اس کے رسول کی ضمانت ہیں۔ ان کی موجودہ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور نہ ہی ان کے حقوق میں سے کسی حق کی حق تلفی کی جائے گی اور نہ ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی، کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے، کوئی راہب اپنی راہبانیت سے، کنیسہ کا کوئی منتظم اپنے عہدہ سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ اور جو کچھ بھی ان کے قبضہ میں ہے وہ اسی طرح ان کے پاس رہے گا۔ ان سے زمانہ جاہلیت کے کسی بھی جرم یا خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا نہ ان کو ظلم کرنے دیا جائے گا اور نہ ہی ان پر ظلم ہو گا۔ ان میں سے جو شخص بھی سود کھائے گا وہ میری ضمانت سے بری ہے۔" اس دستاویز کے ذریعے رسول اللہ ﷺ نے اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ، ان سے رواداری اور حسن سلوک جیسی ہدایات جاری فرمائی۔[40] اس دستاویز کا بنیادی مقصد رعایا کو امن وامان فراہم کرنا اور ملک میں امن و سلامتی کی فضا کو فروغ دینا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے کے پیش نظر عصر حاضر کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کے ساتھ اسی طرح کے معاہدات امن طے کریں تاکہ ملک میں امن و سلامتی کے فروغ کے ساتھ ساتھ امت میں وحدت و یکجہتی پیدا ہو سکے۔

خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ کے معاہدات کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن امان کو جنگ وجدل پر ترجیح دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں بیسوں معاہدات کئے ان تمام معاہدات سے ہمیں امن امان کا درس ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے معاہدات میں ہمیشہ بین الاذاہب رواداری کو برقرار رکھا۔ موجودہ دور میں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے معاہدات سے روشنی کشید کرتے ہوئے مسلم دنیا میں امن امان کو فروغ دیں تاکہ دنیا امن امان کا گہوارہ بن جائے۔ الغرض نبی کریم ﷺ کے معاہدات کی روشنی میں پاکستان اور دیگر ممالک کے معاہدات کو احسن طریقے سے سلجھایا جا سکتا ہے

۔ عصر حاضر میں دنیا چونکہ عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے اس لیے نبی کریم ﷺ کے ان معاہدات سے رہنمائی لیتے ہوئے ہم امت کو ایک وحدت کی صورت میں تشکیل دے سکتے ہیں اور دنیا کو ایک امن آشتی کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔

سفارشات

سیرت نبوی ﷺ کی روشنی سے وحدت امت کی تشکیل اور مسلم ریاست میں امن کے فروغ کے لیے معاہدات نبوی ﷺ مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے ان معاہدات سے راہنمائی لینا ضروری امر ہے۔ مسلم ریاستوں کے پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ معاہدات نبوی ﷺ سے راہنمائی لیتے ہوئے خارجہ پالیسیاں مرتب کریں۔ معاہدات نبوی ﷺ کی روشنی سے کشید کرتے ہوئے ایسا مواد تحریر کیا جائے جس سے وحدت امت کی تشکیل کی راہیں ہموار ہو اور امن و آشتی کو فروغ ملے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے معاہدات نبوی ﷺ کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے تاکہ امت ان سے راہنمائی لیتے ہوئے آپس میں متحد اور یکجا ہو سکیں۔ معاہدات نبوی ﷺ سے راہنمائی لیتے ہوئے بین الاقوامی، معاشی اور اقتصادی سطح پر عدل وانصاف کو قیام کیا جائے اور استحصال کا خاتمہ کیا جائے تاکہ امت میں وحدت اور معاشرے میں امن قائم ہو سکیں۔

References

[1] Al Fariqi, Ibn Manzoor,Muhammad Bin Mukarram,Lisan Ul Arab,Dar E Sadir, Berot,First Addition,Mada Aaien.Ha.Dal, P311-313
[2]Al Isra17:34
[3]Al Nisa4: 154
[4]Al Maida5:89
[5]Al Toba9:8
[6]Al Maaida5:1
[7]Raza,Shakh Muhammad Rasheed,Tafseer E Manaar, Misar1990,Vol4,P15
[8] Al Surkhasi ,Shams Ul Deen Muhammad Bin Ahmad, Sharah Kitabul Seer Al Kabeer, Darul Kutab Al Elmiyah, Barot 1997,Vol5,P178
[9] Al Kasani, Alo Ud Deen Abu Bakkar Bin Masood, Badaiy Wal Asna Fe Tarteeb Al Sharay, Dar Al Kutab Al Elmiyha, Berot1406, Vol7,P18
[10]Dictionary.Reference.Com/Browse/Treaty, Retrieved Date 7-01-2022, Time 11:00pm
[11]English. Wikipedia.Org/Wiki/Treaty/ Retrieved Date20-01-2022, Time 9:00am
[12]Doctor Hameed Dullah, Sayasat Ka Mahda Tay Krny K Bad Is Ke Tafseel Hakem Ko Btaye Jy Gi, Se Waseeqa Jat, Translater: Mulana Abu Yahya Imam Khan, Majlis E Adab, Kalab Road Lahore2005,P154
[13]Same
[14] Nadvi,Mujeebullah,Islam Ky Baynul Aqwami Asool O Tasavorat, Nashar Markz Tahkeeq,Dayal Singh Trust Laibrary Lahore,1990,P117
[15] Wahba Zuhali,Doctor, Baynul Aqwami Talukaat,Translater:Mulana Hakeem Mullah,Shareyha Academy, Baynul Aqwami Islami University,P194-261
[16]Al Nahal 12:91
[17] Abu Daood, Sulaiman Bin Ashas, Alsunan, Al Maktaba Al Asreya, Berot, Seen-Noon,Kitabul Akhraaj,Hadith3052
[18]Al Surkhasi Shamsud Deen Muhammad Bin Ahmad, Sharah Ketabul Seer Al Kabeer, Dar Alkutab Al Elmiyha, Berot, A007,Vol1, P26
[19]Al Infal8:72
[20]Al Nisa4:90
[21]Al Infal8:61

[22]Ibn Jozi, Abu Alfaraaj Abdul Rehman Bin Ali Bin Muhammad Bin Ali Bin Abeedullah, Almuntazim Fe Tareekha Almalook Wal Umam, Dar Al Kutab Al Elmiyah Berot, Labnan,1995,Vol2,P311
[23]Ibn Saad, Al Tibka Tul Kubra,Vol1,P168
[24]Ibn Hisham,Abu Muhammad Abdul Malik Bin Hisham Bin Ayoob Hameri, Alseeratul Nabveyha, Zaya Al Quran Publications Lahore,2005,Vol3,P33
[25] Abu Ubadul Qasim Bin Salam,Kitabul Amvaal, P260
[26]Ibn Saad, Altinkatul Qubra,Vol1,P270
[27]Same
[28] Mansoor Puri,Qazi Sulaiman,Seerat Rahmatullil Alameen, Islamic Publications Lahore Vol1,P98
[29]Ibn Saad, Altinkataul Qubra, Vol 1, P274- 275
[30]Qurashi, Muhammad Saddiqe, Rasool Akram Ki Sayasat Kharaja,Fareed Book Depo Nai Delhi,P191
[31]Ibn Saad, Altibkatul Qubra,Vol1 ,P274
[32]Qurashi, Rasool Akram Ki Sayasat Kharaja,P192
[33]Ibn Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik Bin Hisham Bin Ayob Hameri, Al Seera Tul Nabveyha, Zaya Ul Quran Publications Lahore,2005,Vol3,P317
[34] Tibr, Abu Jaffar Bin Jareer Bin Yazeed Bin Kaseer Bin Ghalib,Tareekh Al Umam Al Malook, Labnan,305,Vol1,P123
[35]Al Infal8:61
[36] Ibn Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik, Al Seera Tul Nabveyha, Zaya Ul Quran Publications Lahore,1411,Vol4,P286
[37] Mujeebullah Nadvi,Islam Ky Baynul Aqvami Asool O Tasaworaat,Markzi Tahkeeq Dayal Singh Tarust Library Lahore,1990,P117
[38] Ibn Qayyam,Muhammad Bin Abu Bakkar Ayoob Alzare, Zadul Emaad Fe Huda Khair Ul Ebad, Mo Sasatul Resalah,Maktaba Al Manaar,Kavait,1407,Vol3,P325
[39]Balazri,Fatuhul Baldaan, Berot Albnan,Dar Ul Kutab Al Elmiyha, 1403, P74
[40]Balazri, Fatuhul Baldaan,P76